احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل
ربوہ

CPL 61

فون 213029

قائم مقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق

جلد 47-82 نمبر 159 | سوموار 15 ربیع الاول ۔ 1418ھ 21 وفا 1376ہش 21 جولائی 1997ء

خدا تعالیٰ پر بھروسہ کروگے تو ضرور تمہاری مدد کرے گا

یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے۔ وہ بڑی طاقت والا ہے۔ جب اس پر کسی امر میں بھروسہ کروگے ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ (-) لیکن جو لوگ ان آیات کے پہلے مخاطب تھے وہ اہل دین تھے ان کی ساری فکریں محض دین کے لئے تھیں اور دنیوی امور حوالہ بخدا تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلی دی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ غرض برکات تقویٰ میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو ان مصائب سے مخلصی بخشتا ہے۔ جو دینی امور میں حارج ہوں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 8)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان پر قبض اور بسط کی حالت آتی رہتی ہے۔ بسط کی حالت میں ذوق اور شوق بڑھ جاتا ہے اور قلب میں ایک انشراح پیدا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ بڑھ جاتی ہے۔ عبادات میں لذت اور سرور پیدا ہوتا ہے، لیکن بعض وقت ایسی حالت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ وہ ذوق اور شوق جاتا رہتا ہے اور دل میں ایک تنگی کی حالت ہو جاتی ہے۔ جب ایسی حالت ہو جائے تو اس کا علاج یہ ہے کہ کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور (-) (عبادت) بھی بار بار کرے۔ قبض کے دور ہونے کا یہی علاج ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 194)

حُسنِ خلق کا آغاز عفو ہے اسے گھروں میں جاری کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اور یاد رکھو عفو کے نتیجے میں گناہوں اور جرائم کی حوصلہ افزائی نہیں ہوا کرتی۔ عفو کے نتیجہ میں ایک شرم اور حیا پیدا ہو جاتی ہے اور جو بچے ہیں یا بیوی ہے وہ آخر سمجھ ہی جاتے ہیں ان کو پتہ چل جاتا ہے کہ عفو ہو رہا ہے اور عفو کے نتیجے میں کبھی بھی گناہ بے دھڑک اور بے حیا نہیں ہوا کرتے۔ آنکھوں میں ایک شرم پیدا ہو جاتی ہے اور یہ شرم دونوں طرف ہوتی ہے۔ پس یہ عفو کا مضمون ہے جس کو گھروں میں جاری کرنا لازم ہے اس کے بغیر گھروں میں پاکیزہ فضا پیدا نہیں ہو سکتی۔ بعض عورتوں کو میں نے دیکھا ہے ایک دفعہ میری موجودگی میں ایک عورت نے اپنے بچے کو کہا ایسا دو ہتھڑ ماروں گی کہ منہ تیرا ادھر پھر جائے گا۔ اب وہ اور بھی تھے اس لئے اس کو نہیں پتہ چلا کہ وہ کیا بات کہہ گئی ہے بڑی بدتمیزی ہے، بڑی بد خلقی ہے، معلوم ہوتا ہے کہ ایسی عورت کی ماں ایسی تھی۔

اب یہ بھی یاد رکھو کہ اگر اپنے گھروں میں تم بد رسمیں ڈال دوگے تو بد رسمیں آگے تمہاری نسلوں تک پہنچیں گی اور آئندہ نسلوں کو بھی خراب کریں گی اور بد خلقی ایک ایسی چیز ہے جو کبھی پیچھا نہیں چھوڑا کرتی۔ جن خاندانوں میں ماں باپ کی بد خلقی اثر انداز ہو جائے نسلاً بعد نسلٍ وہ بد خلقی چلتی چلی جاتی ہے اور پھر وہ اس پر فخر کرتے ہیں۔ بہت سے بدتمیز مرد جو عورتوں سے بدتمیزیاں کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں ہماری شان ہے باپ بھی اسی طرح ہمارا کیا کرتا تھا۔ اور بعض عورتیں جب بدتمیزیاں کرتی ہیں تو کہتی ہیں ہماری ماں بھی اسی طرح کیا کرتی تھی جن کی مائیں بدتمیز ہوں اور خاوند کے سامنے زبان کھولنے والی ہوں ان کی لڑکیاں اس پہ فخر کر کے اس طریق کو آگے بڑھاتی ہیں کہ خبردار جو ہم سے ایسی بات کی ہم ایسی کپتیاں ہیں یہ کریں گے، وہ کریں گے اور ایک ایسا جھوٹا اور بے معنی فخر ہے جس سے ساری زندگی برباد ہو جاتی ہے۔ آپس کے تعلقات میں ایسا زہر گھل جاتا ہے کہ ایسے ماحول میں زندگی بسر کرنا ایک جہنم کے ماحول میں زندگی بسر کرنا ہے۔

پس مرد ہو یا عورت ہو اس کو اپنی نگرانی کرنی چاہئے اور عفو میں پناہ لینی چاہئے اور جو عفو میں پناہ لے وہ بد اخلاق ہو ہی نہیں سکتا۔ عفو آغاز ہے حسن خلق کا۔ دیکھی ہیں، 'نظر پھیرلی' خیال کیا جیسے کچھ بھی نہیں ہوا مگر اس کے بعد پھر فرمایا (-) کا مطلب ہے صاف کر کے گویا ہے ہی نہیں ایسا مٹا ڈالو گویا نہیں ہے۔ (-) شہر اس طرح مٹ گئے کہ نہ ان کا عارضی ٹھکانے کا نشان رہا نہ ان کے مستقل ٹھکانے کا نشان رہا اور عرب شعراء نے عفو لفظ کو انہی معنوں میں بڑے اچھے اچھے شعروں میں استعمال کیا ہے یعنی کلیتاً مٹ جانا لیکن عفو کا وہ مضمون جو یہاں اطلاق پاتا ہے وہ اور ہے اور وہ عرب لغت کھول کر بیان کرتی ہے۔

(-) جو مراد یہاں اطلاق پا رہی ہے وہ یہ ہے کہ تم ان کو تھوڑا سا ڈانٹو اور کچھ خفگی کا اظہار کرو تو کبھی کبھی جب یہ دیکھو کہ تمہارے عفو نے کام نہیں کیا تو (-) صفح سے کام لو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان سے کچھ ناراضگی کا اظہار کرو اور (-) کا لفظ جو ہے وہ بہت ہی ایک اعلیٰ درجے کا انتخاب ہے اس موقع کے لئے کیونکہ (-) اس بات کو بھی کہتے ہیں کہ ایک انسان کسی سے کچھ دیر کے لئے ناراضگی کی وجہ سے مونہہ پھیر لے یعنی چھپانے کے لئے نہیں بلکہ اس اظہار کے لئے کہ تم نے ایسی حرکت کی ہے کہ اب میں ویسا پیار کا تعلق تم

باقی صفحہ 7 پر

جو لوگ اخلاق کی اصلاح نہیں کرتے وہ رفتہ رفتہ بے خبر ہو جاتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

شکریہ احباب

○ میرے شوہر چوہدری عتیق احمد صاحب باجوہ سابق امیر ضلع وہاڑی کے راہ مولا میں جان قربان کرنے پر تعزیت کے پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کی مختلف نظارتوں کے نمائندگان بھی تشریف لائے اور اندرون اور بیرون ملک سے بھی متعدد تعزیتی پیغامات اور قراردادیں موصول ہوئیں جن کا میں بذریعہ الفضل تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس اظہار ہمدردی پر جزا عطا فرمائے اور ہمیں صبر کی توفیق دے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم صوبیدار عبد الرشید بھٹی صاحب ابن مکرم شاہ محمد بھٹی صاحب آف راجوری حال دار العلوم جنوبی ربوہ (سابق کارکن الفضل) مورخہ 97-7-11 کو وفات پا گئے آپ کو جمعہ کی ادائیگی کے بعد گھر جاتے ہوئے راستہ میں دل کی تکلیف ہوئی فوراً فضل عمر ہسپتال لے جایا گیا لیکن جانبر نہ ہو سکے۔ آپ کی عمر 68 سال تھی۔

مورخہ 97-7-12 کو بعد عصر بیت المبارک میں موصوف کا جنازہ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے پڑھایا اور عام قبرستان نمبر1 میں تدفین کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد قمر صاحب نے دعا کروائی۔

مکرم صوبیدار صاحب نہایت حلیم اور ملنسار طبیعت کے مالک اور اعلیٰ پائے کے مہمان نواز تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ بھون (چکوال) اور ربوہ میں اپنے محلہ کے مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔

موصوف نے ایک بیوہ چار بیٹے تین بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ ایک بیٹا مکرم عبد النور صاحب دفتر تحریک جدید میں بطور انسپکٹر اور ایک بیٹا مکرم شفیق احمد صاحب مربی سلسلہ خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔ دو داماد مکرم فضل احمد شاہد صاحب اور مکرم محمد شفیق صاحب بطور مربیان اور ایک داماد مکرم عبد المنان کوثر صاحب ماہنامہ انصار اللہ کے کارکن کی حیثیت سے خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔

موصوف مکرم عبد الحلیم بھٹی صاحب بھون (چکوال) اور مکرم ماسٹر محمد حنیف بھٹی صاحب زعیم انصار اللہ میرپور خاص (سندھ) کے بھائی تھے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور موصوف کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

21- وفا 1376 ہش 21- جولائی 1997ء

اعلیٰ اخلاق اور انتظامی ذمہ داریاں

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری ساری دعائیں آپ کے لئے) نے 18 جولائی 1997ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کی آمد کے موقع پر آنے والے مہمانوں اور اور مہمان نوازوں کی ذمہ داریوں کے ضمن میں اہم نکات پر روشنی ڈالی۔ حضرت صاحب نے خطبہ میں اس اہم بات کی طرف متوجہ فرمایا کہ انتظامی ضروریات اور ذمہ داریاں اور ان کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے مگر اعلیٰ اخلاق کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہئے۔

فی الحقیقت یہ اتنی اہم بات ہے کہ اگر احباب جماعت اور ساری دنیا کے لوگ اس بنیادی حقیقت کو سمجھ جائیں تو انتظامیہ کے ساتھ عموماً ناراضگی کا جو رویہ اکثر جگہوں پر ملتا ہے اس کو دور کر کے انتظامات کو زیادہ بہتر اور ماحول کو زیادہ خوبصورت اور حسین بنایا جاسکتا ہے۔

اس اصول کی مثالیں تلاش کرنے نکلیں تو ہمیں دنیا کے بے شمار مقامات پر اس کی مثالیں نظر آجائیں گی۔ عمومی طور پر سب سے پہلے پولیس ذہن میں آتی ہے۔ ایک شخص دانستہ یا نادانستہ یہ سمجھ کر کہ کوئی اسے دیکھ نہیں رہا کوئی ایسی حرکت کرتا ہے جو انتظامات کو خراب کر رہی ہے۔ مثلاً ون وے کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اشارہ توڑتا ہے۔ ٹریفک کی کوئی اور خرابی پیدا کرتا ہے تو ایک طریقہ اسے روکنے کا بدتمیزی بھی ہوتا ہے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ نرمی اور شائستگی سے متوجہ کیا جائے کہ براہ کرم ون وے کی خلاف ورزی نہ کریں۔ واپس چلے جائیں۔ جب کسی کو سختی اور بداخلاقی سے روکا جائے گا تو فوراً اس کے ذہن میں بغاوت اور مخالفت کے جذبات پیدا ہوں گے۔ وہ جھلائے گا، منہ ہی منہ میں بڑبڑائے گا، برا بھلا کہے گا اور کتنی ہی دیر اپنی ہی آگ میں جلتا رہے گا۔

شائستگی سے منع کئے جانے کی صورت میں اس کے دل میں نرمی اور ندامت کے جذبات پیدا ہوں گے۔ اور وہ سوچے گا کہ مجھے اپنی غلطی کی اصلاح کرنی چاہئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عمومی طور پر معاشرے میں ایک دو فیصد بیمار ذہنوں کو چھوڑ کر بھاری اکثریت وہ ہوتی ہے جو نیکی کے پرچار سے مغلوب ہو جاتی ہے اور دل میں ندامت اور شرمندگی محسوس کرتی ہے۔ اور اپنی غلطی کی اصلاح پر جلد آمادہ ہو جاتی ہے۔ ایسے میں ماحول خوبصورت اور معاشرہ صحت مند رہتا ہے۔

ربوہ میں جلسہ سالانہ کے موقع پر ایسے نظارے بکثرت دیکھنے کو ملتے تھے۔ سڑک پر لاکھوں افراد کا سیل رواں بہتا جا رہا ہوتا تھا۔ نوعمر خدام اور اطفال ٹریفک کنٹرول کرنے کی ڈیوٹی پر متعین ہوتے تھے۔ انسانوں کی آمد و رفت، گاڑیوں کی آمد و رفت، دکانوں کا کنٹرول، صحت و صفائی پر نظر رکھنا، وغیرہ وغیرہ سینکڑوں ذمہ داریاں انہی نوعمر نوجوانوں کے سپرد ہوتی تھیں۔ ان خدام و اطفال کی ڈیوٹی کا بنیادی کردار یہی ہوتا تھا کہ اخلاق کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔ جہاں بھی انتظامی ذمہ داری کے تقاضے مجبور کریں وہاں صورت حال کو نرمی محبت اور شائستگی سے سنبھالنا۔ اور مہمانوں کی دل شکنی سے ہر ممکن طریق پر بچنا۔ اور مہمان نوازی کی وہ اعلیٰ روایات جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس دور میں ایک بار پھر زندہ کر کے دکھادیں، وہ روایات پوری شان سے قائم رکھنا۔ اور اعلیٰ اخلاق کا جھنڈا ہمیشہ بلند رکھنا۔ یہ ربوہ میں ہونے والے جلسہ سالانہ کے نظام کا ایک حسین اور دلکش پہلو ہوا کرتا تھا۔

ربوہ کے جلسہ سالانہ کے انتظامات میں جو لوگ حصہ لیا کرتے تھے وہ آج بھی اس لذت کی شیرینی کا ذائقہ محسوس کرتے ہیں۔ سارا سال اس جلسہ اور اس کی ڈیوٹیوں کا انتظار رہتا تھا۔ بہت سی ڈیوٹیاں تو جلسہ سے پہلے ہی شروع ہو جاتی ہیں مگر 25 دسمبر سے ہنگامی بنیادوں پر کام شروع کر دیا جاتا تھا اور 29 دسمبر تک یہ سلسلہ جاری رہتا تھا۔ ان دنوں میں دن رات کا ہوش نہ ہونے کا عالم ہوتا تھا۔ جلسہ سالانہ کی روحانی برکات سے حصہ لینا، عبادات سے روحوں کو سرشار کرنا، دور دراز سے آئے ہوئے عزیز رشتہ داروں سے ملاقاتیں کرنا، نکاحوں کی تقریبات بھگتانا اور اس کے ساتھ ساتھ انتظامی ڈیوٹیاں پوری توجہ اور کامل جذبہ کے ساتھ ادا کرنا۔ اور اس بھاگ دوڑ کے وقت میں سخت پریشر میں کام کرتے ہوئے بھی اعلیٰ اخلاق کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دینا ہمارے جلسہ سالانہ کا ہمیشہ طرہ امتیاز رہا ہے۔

جلسہ کی مثال کے علاوہ اگر ہم عام جماعتی نظام کی طرف دیکھیں تو تربیت کے بہت سے مسائل ایسے نظر آتے ہیں جن سے عہدہ برآ ہوتے ہوئے جماعتی عہدہ داروں کے رویہ میں کبھی نہ کبھی سختی اور ناراضگی کا رنگ آجانے کا امکان ہو سکتا ہے۔ مگر اعلیٰ جماعتی روایات اور دینی تربیت سے نکھرے ہوئے عہدیدار کبھی سختی کا وہ پہلو اختیار نہیں کرتے جس سے اعلیٰ اخلاق پر زد پڑ جائے۔ محبت نرمی اور دل سوزی سے کی گئی بات دل کی گہرائیوں تک اتر جاتی ہے اور انسانوں کی کایا پلٹ دینے کا سبب بنتی ہے۔ یہ اعلیٰ اخلاق کا اعجاز ہے جسے سمجھ دار صابر لوگ ہمیشہ استعمال کرتے رہتے ہیں۔ اور کامیابی ہمیشہ ان کے قدم چومتی ہے۔

بارش کے لئے دعا کی تحریک

جولائی کے مہینہ تین ہفتے گزر چکے ہیں۔ برسات کے دن شروع ہو چکے ہیں۔ لیکن ربوہ میں اور اس کے اطراف میں شدید گرمی اور حبس کا سلسلہ جاری ہے۔ اور بارش نہیں ہوئی گزشتہ جمعہ کے روز بھی بیت الاقصیٰ میں ہونے والے خطبہ میں مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے احباب ربوہ کو تحریک کی کہ وہ باران رحمت کے نزول کے لئے دعا کریں تاکہ شدید گرمی کے یہ دن ختم ہو سکیں اور مخلوق خدا سکھ کا سانس لے سکے۔ شدید گرمی کے یہ دن عام آدمی کے لئے سخت پریشانی کے دن ہوتے ہیں۔ برسات کی گرمی کی سختی عام گرمی سے بھی بڑھ کر ہوتی ہے۔ ربوہ اور نواح میں کبھی کبھار بادل تو منڈلاتے دیکھے گئے ہیں لیکن باران رحمت کا نزول نہیں ہوا۔

جملہ احباب جماعت اور احباب ربوہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ بارش ہونے کے لئے دعا کریں۔ تاکہ ربوہ اور اس کے ماحول میں موسم کی سختی اور شدت کم ہو سکے اور دینی کاموں اور دنیاوی امور میں موسم کی ناگواری جو اثر ڈالتی ہے اس کا ازالہ ہو سکے۔

اللہ کی رحمت سے کیا بعید ہے کہ ان سطور کے قارئین کے ہاتھوں تک پہنچنے سے پہلے ہی جل تھل ہو جائے۔ پیاسی زمینیں سیراب ہو جائیں اور اللہ کی رحمت کی گھنگھور گھٹائیں اپنی ٹھنڈ لے کر اللہ کے بندوں پر برسنے لگیں اور دل اللہ کی محبت سے معمور ہو جائیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

انگلیاں خوں چکاں سہی میری
میرے الفاظ میں تبسّم ہے
ہونٹ ہیں زیرِ ارتعاش مگر
ان میں سُر تال ہے، ترنم ہے
میں ہوں ناواقفِ نشیب و فراز
کیا تاخّر ہے کیا تقدّم ہے

ابوالاقبال

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

سچ ایک ایسی چیز ہے۔ جو قومی وقار کو قائم کرتا ہے۔ اور سچ بولنے والی قوم تمام دنیا میں اپنی اس خوبی کی وجہ سے قابل تعظیم سمجھی جاتی ہے۔ اگر انسان سچ بولے تو دوسرا شخص مرعوب ہو جاتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میں ساری عمر میں سوائے ایک شخص کے مرعوب نہیں ہوا۔ مجھے ایک شخص کے متعلق معلوم ہوا کہ اس نے ایک خطا کی ہے۔ وہ اکیلے کی تھی۔ کوئی شخص اس پر گواہ نہ تھا۔ جب مجھے اس کی اطلاع ہوئی تو میں نے خیال کیا کہ چونکہ موقعہ کا گواہ کوئی نہیں۔ اس لئے وہ کہہ دے گا۔ کہ میں نے ایسا نہیں کیا۔ میں نے اسے بلایا۔ اور پوچھا تو اس نے صاف طور پر اقرار کیا کہ ہاں میں نے یہ خطا کی ہے۔ جب اس نے صاف طور پر اقرار کرلیا۔ تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے میرے منہ پر مہر لگادی ہے۔ میں نے سلام کہہ کر رخصت کر دیا۔ تو گناہ میں بھی سچ ایک قسم کا غلبہ رکھتا ہے۔ اور جھوٹ نیکی میں بھی شکست دلاتا ہے فرض کرو کوئی شخص کسی کے پاس اپنا مال رکھواتا ہے۔ اور پھر خود ہی کسی وقت وہ مال اٹھا کرلے جاتا ہے۔ اور پوچھنے پر انکار کر دیتا ہے کہ میں نے نہیں لیا۔ تو گو مال اس کا ہی تھا۔ لیکن وہ جھوٹ بولنے کی وجہ سے گناہگار ہو گیا۔ اور ہر شخص جسے اس بات کا علم ہو گا۔ وہ اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھے گا کہ اس نے اپنا مقام ضائع کرلیا۔ لیکن سچ کے یہ معنے بھی نہیں ہوتے کہ دوسرے پر ہر بات ظاہر کر دی جائے۔ اور نہ کوئی شخص دوسرے کو ہر ایک بات ظاہر کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ ہاں جن باتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ (-) حکم دیتا ہے۔ ان کو بیان کر دینے میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ گو اس کے لئے بھی کچھ پابندیاں ہیں مثلاً قاضی کو بھی ہر بات پوچھنے کا اختیار نہیں دیا گیا۔ بلکہ اس کے متعلق تعیین کردی گئی ہے۔ کہ قاضی اس قسم کا سوال کر سکتا ہے۔ اور اس قسم کا سوال نہیں کر سکتا۔ ہمارا خدا اغفار اور ستار ہے۔ وہ غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف کر سکتا ہے۔ اس لئے ہر بات کا اعلان ضروری نہیں۔ ہاں جو بات تم سے قاضی پوچھے وہ تم بیان کر دو۔ اگر تم کو (احکام دینیہ) کے احکام کا علم ہو جائے تو تمہارے لئے سچ بولنا کوئی مشکل نہ رہے۔ مثلاً کوئی شخص تم سے پوچھتا ہے۔ کہ تم فلاں جگہ گئے۔ اور تم نہیں بتانا چاہتے۔ تو جھوٹ نہ بولو۔ اس سے کہہ دو میں کہ میں نہیں بتانا چاہتا۔ اسی طرح (احکام دینیہ) نے بے شک قاضی کو سوال کرنے کا حق دیا ہے لیکن بعض باتیں ایسی ہیں جن میں قاضی کو بھی سوال کرنے کا حق نہیں ہوتا۔ مثلاً (دینی تعلیم) کہتی ہے۔ کہ بدکاری کے جب تک چار گواہ نہ ہوں۔ اس وقت تک ان کی گواہی قبول نہ کی جائے۔ لیکن کسی موقعہ پر کوئی شخص اکیلا گواہ ہے۔ اور معاملہ کسی طرح قاضی کے پاس پہنچتا ہے۔ اور قاضی اس کو گواہی کے لئے بلاتا ہے۔ تو وہ قاضی

کو کہہ سکتا ہے۔ کہ میں نے دیکھا یا نہیں دیکھا اس کا سوال نہیں۔ لیکن آپ کو گواہی لینے کا حق نہیں۔ جب تک کہ چار گواہ نہ ہوں۔ غرض اس صورت میں (دینی تعلیم) قاضی کو مجرم ٹھہراتی ہے۔ کہ اس نے اس سے کیوں شہادت طلب کی۔ اور اس شخص نے (احکام دینیہ) کی ہتک نہیں کی۔ بلکہ قاضی نے (احکام دینیہ) کی ہتک کی ہے۔ کہ صرف ایک آدمی سے گواہی مانگی۔ پس (احکام دینیہ) کے مسائل کی ہتک کی ہے پس (احکام دینیہ) کے مسائل کو سمجھو اور سچ کو اپنا شعار بناؤ۔ جب دنیا پر ثابت ہو جائے گا۔ کہ تم سچ بولتے ہو تو تمہارا مظلوم ہونا دنیا پر روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائے گا اور دنیا تمہاری طرف مائل ہو جائے گی۔ اگر تمہارا ایک آدمی ایک طرف ہو گا۔ اور ہزار آدمی ایک طرف ہو گا۔ تو بھی دنیا یہ کہے گی کہ جو بات یہ ایک آدمی کہتا ہے کہ وہ صحیح ہے۔ اور جو بات یہ ہزار آدمی کہتا ہے وہ غلط ہے۔ شملے میں ایک انگریز افسر تھا۔ اس کے ساتھ میرے کچھ تعلقات ہو گئے اور وہ مجھ سے ملتا رہتا تھا۔ اس طرح اسے ہماری جماعت کے متعلق معلوم ہو گیا۔ کہ یہ لوگ سچ بولتے ہیں۔ میرا ایک عزیز جو فوج میں ملازم تھا۔ اس کا افسر اس پر خفا ہو گیا۔ اور اس کے خلاف گورنمنٹ کے پاس رپورٹ کر دی۔ اور اس کی ملازمت خطرے میں پڑ گئی۔ اس نے شرم کے مارے مجھے اطلاع نہ دی۔ جب مجھے اس معاملہ کا علم ہوا۔ تو میں نے اس انگریز سیکرٹری کو کہلا بھیجا کہ اصل میں واقعات اس طرح ہیں۔ میں نے تحقیقات کر لی ہے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ ناجائز طور پر اس کی مدد کی جائے۔ اگر اس کا قصور ثابت ہو جائے تو بے شک اسے سزا دی جائے۔ لیکن میری تحقیق سے اس کا قصور ثابت نہیں ہوتا۔ آپ مہربانی کر کے اس بالا افسر سے اتنا کہہ دیں کہ وہ فیصلہ کرے تو ماتحتوں کی رائے پر عمل نہ کرے بلکہ خود اس معاملے کی تحقیقات کرے۔ اس نے اس کا وعدہ کیا۔ چنانچہ اس نے جو چٹھی اس محکمہ کے ڈائریکٹر کو لکھی اس کی ایک کاپی مجھے خان صاحب منشی برکت علی صاحب نے (جو آج کل جائنٹ ناظر مال ہیں) بھجوائی۔ -(اس وقت خان صاحب اس محکمہ میں افسر تھے۔ اس چٹھی میں یہ لکھا تھا۔ کہ فلاں افسر کے خلاف رپورٹ ہوئی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس معاملہ کا آپ خود مسل پڑھ کر فیصلہ کریں۔ ماتحتوں کی رپورٹوں پر فیصلہ نہ کریں۔ آگے اس نے لکھا تھا کہ گو اس کے خلاف ایک انگریز افسر نے شکایت ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس شخص نے میرے پاس سفارش کی ہے وہ ایسا راست باز ہے کہ جب تک اس نے پوری تحقیق نہ کرلی ہو۔ وہ سفارش نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے میں اس بات کو محکمانہ رپورٹ پر ترجیح دیتا ہوں۔

اب دیکھو جس شخص کی رپورٹ کو وہ رد کر رہا تھا۔ وہ انگریز اور اپنے محکمہ کا افسر تھا۔ لیکن اسے چونکہ یہ یقین ہو گیا تھا۔ کہ میں واقعہ کی بلا تحقیق تائید نہیں کر سکتا۔ اس لئے اس نے نہایت دلیری کے ساتھ لکھ دیا کہ خود رپورٹ کرنے والا افسر انگریز ہے۔ لیکن جس شخص نے میرے پاس سفارش کی ہے۔ وہ کبھی ایک غلط واقع کی تائید نہیں کر سکتا۔ اس لئے اس کی بات درست ہے اور محکمانہ رپورٹ غلط۔ پس سچائی کو اپنا شیوہ بناؤ۔ کیونکہ سچائی دلوں کو موہ لیتی ہے۔

ایک اچھی بات

لوگ اپنے عملی نمونے کے ساتھ ایک جذب اور اثر کی صورت رکھتے ہیں اور نیکیوں کا کمال ان کے وجود میں نظر آتا ہے۔ اس لئے کہ انسان بالطبع کمال کی پیروی کرنی چاہتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری ظفراللہ صاحب طاہر استاذ الجامعہ

ماخوذ از ماہنامہ انصار اللہ ربوہ جولائی 1997ء

حضرت شیخ محی الدین ابن عربی

چھٹی صدی ہجری بمطابق بارھویں صدی عیسوی میں علم فلسفہ و کلام کے مشہور بلند پایہ عالم حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ سرزمین اندلس (سپین) میں گزرے ہیں وہ صاحب کشف کرامات، مجدد عصر تھے۔ کئی علمی اور فلسفیانہ مسائل پر سے آپ نے پردہ اٹھایا۔ آپ نے امام الزمان مہدی علیہ السلام کی خارق عادت ولادت علمائے زمانہ کی مخالفت اور فتاویٰ کا ذکر بھی اپنی کتب میں فرمایا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی اپنی متعدد کتب میں آپ کا ذکر فرمایا ہے۔

آپ کا نام شیخ ابوبکر محی الدین بن عربیؒ ہے۔ آپ ابن العربی یا ابن عربی یا الشیخ الاکبر کے ناموں سے معروف ہیں۔

آپ کا خاندان "الحاتمی الطائی" سے نسبت رکھتا ہے۔ اس طرح خاندان کا تعلق عرب کے قبیلہ طے سے تھا جس کے مشہور سخی حاتم طائی گزرے ہیں۔ آپ کے دادا "محمد" اندلس کے قضاۃ اور علماء میں سے تھے۔ آپ کے والد "علی بن محمد" فقہ و حدیث کے آئمہ اور زہد و تصوف کے بزرگوں میں شمار ہوتے تھے۔ جو سلطان اشبیلیہ کے وزیر بھی رہے۔

حضرت شیخ محی الدین ابن عربی سترہ رمضان المبارک 560ھ بمطابق 29 جولائی 1165ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا مولد اندلس کے جنوب مشرق میں واقع "مرسیہ" نامی بستی تھی۔ اکثر ماخذوں میں آپ کی کنیت ابوبکر درج ہے۔ مگر بعض نے ابو عبیداللہ بھی درج کی ہے۔ ان کے علاوہ آپ "ابن افلاطون" اور اندلس میں "ابن السراقہ" کی کنیت سے بھی معروف رہے۔ آپ کے کئی القابات مثلاً العارف الکبیر، مجدد الملت، الحنفیہ قطب الوجود والکبریت الاحمر، خاتم ولایت، و عنقائے مغرب، امام العارفین، وغیرہ ہیں اور سب سے مشہور لقب الشیخ الاکبر ہے۔

حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ تحصیل علم کی خاطر اشبیلیہ میں آئے جو اس دور میں علم و ادب کا مشہور مرکز تھا۔ اور یہاں آپ نے مسلسل 30 سال مشہور علماء سے فیض حاصل کیا۔ 36 برس کی عمر میں یعنی 598ھ مطابق 1201ء میں آپ بلاد مشرق کی طرف روانہ ہوئے اور ہمیشہ کے لئے یہیں کے ہو رہے۔ آپ نے سب سے پہلے مصر میں کچھ عرصہ قیام کیا بعد ازاں بیت المقدس، مکہ معظمہ، بغداد اور حلب میں قیام کیا۔ اور بالاخر دمشق میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔

محی الدین ابن عربی تمام عمر تصنیف و تالیف کے کام میں مشغول رہے۔ آپ نے 632ھ میں دمشق کے کیکاؤس اول کے نام مکتوب میں اپنی تالیفات 240 بیان کی ہیں۔ دائرۃ المعارف کے مقالہ نگار نے ان کی تعداد 251 بتائی ہے۔ عبدالوہاب شعرانی نے ان کی تصانیف کی تعداد 400 اور 410 کے درمیان لکھی ہے۔ البرہان الاظہر فی مناقب الشیخ الاکبر کے مصنف محمد رجب حلمی نے 284 کتب کی فہرست درج کی ہے۔ عبدالرحمان جامی نے ان کی تعداد پانچ سو سے متجاوز قرار دی ہے۔ اسماعیل پاشا بغدادی نے ان کی 475 کتابوں اور رسالوں کے نام لکھے ہیں۔ کورکیس عواد نے 527 کتابوں کے ناموں تک رسائی حاصل کی ہے عثمان یحییٰ نے اپنی تحقیقات کی بناء پر 848 کتابوں اور رسالوں کا نام لیا ہے۔ ڈاکٹر محسن جہانگیری نے اپنی تالیف محی الدین ابن عربی حیات و آثار میں 511 کتب و رسائل کے نام درج کئے ہیں۔ بہرحال یہ ایک حقیقت ہے کہ تصنیف و تالیف کے میدان میں ابن عربی نے انتھک محنت کی ہے۔ اردو دائرۃ المعارف کے مقالہ نگار نے لکھا ہے کہ آپ کی 27 مطبوعہ کتب دستیاب ہوئی ہیں۔

ابن عربی کی تعریف کرتے ہوئے ڈاکٹر محسن جہانگیری لکھتے ہیں۔

"ابن عربی کے نفیس و دل پذیر علمی وجود؛ روحانیت اور معنویت میں ان کی امتیازی شان، اور ان کی مختلف النوع متبحر شخصیت نے اہل علم و معرفت کی ایک بڑی تعداد کو سارے عالم اسلام سے اپنی طرف کھینچ لیا۔ ان میں علم و حکمت کی بعض ممتاز ہستیاں بھی تھیں جو بڑی جدوجہد اور محنت شاقہ سے ان کی تالیفات کے مطالعہ اور ان کے افکار و عقائد پر تنقید میں جت گئیں۔ جب ایسے افراد ان علوم کی اتھاہ گہرائی اور ان کی اطلاعات کو پا گئے تو ان کے سامنے بڑے ادب و نیاز سے سر تسلیم خم کر دیا اور متفق الرائے اور یک زبان ہو کر بڑے شائستہ انداز میں علم و فضل میں ان کے بلند مقام و مرتبہ کی تعریف میں رطب اللسان ہو گئے۔

حضرت محی الدین ابن عربی نے اپنی تمام عمر

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان (الفضل 13- اگست 1958ء) حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

حضرت ام ناصر صاحبہ

سوات سٹیٹ ہوٹل
سیدو شریف
سوات
اگست 58ء

برادرم ایڈیٹر صاحب الفضل

بھابی جان ام ناصر کی وفات کا اس قدر دل پر اثر ہے کہ ابھی کچھ لکھنا بھی مشکل ہے مگر الفضل میں ان کی شادی کا سن غلط دیکھ کر لکھنے پر مجبور ہوں۔ ممکن ہے تصحیح ہو بھی گئی ہو۔ ابھی الفضل ملا نہیں) ان کی شادی غالباً 1902ء کے آخر یا 1903ء کے شروع میں ہوئی ہوگی۔ مجھے خدا کے فضل سے اکثر بہت بچپن کی باتیں یاد رہ گئی ہیں خواہ سن وغیرہ یا تفصیل میں کبھی غلطی ہو۔ بھابی جان پہلی بار بیاہی آکر صرف دو تین دن ہمارے گھر میں رہیں۔ چونکہ کم عمر تھیں ان کو جلد میکے بھیج دیا گیا تھا۔ اور پھر سال بھر کے بعد ذرا اور بڑی ہو جانے پر دوبارہ رخصت ہو کر آگئیں اور پھر گویا مستقل یہاں رہیں۔ ملنے کو کبھی کبھار چلی جاتی تھیں۔ 1904ء میں گورداسپور کے سفر میں وہ ہمارے ساتھ تھیں اور اتنی دیر کی شادی شدہ تھیں۔ کہ کافی بے تکلف تھیں۔

انہوں نے شادی کے بعد اس گھر کو اپنا گھر اور ہم لوگوں کو اپنے بہن بھائی سمجھا۔ ایک گھڑی کو بھی محبت کے بغیر ان کا سلوک یاد نہیں۔ نہایت پیار سے ہم لوگ رہے۔ میں بہت چھوٹی تھی ضرور ستاتی بھی ہوں گی۔ مگر ان کی شفقت میں کمی نہ آتی دیکھی۔ کبھی تیور پر بل نہ آتا تھا۔ ان کی سعید فطرت اور اس پر حضرت بڑے بھائی صاحب (حضرت امام جماعت ثانی) کی تربیت 'گھر کا مبارک ماحول نیک نمونہ تھا۔ جو سونے پر سہاگہ ہو گیا تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ دو برتن بھی ایک جگہ ہوتے ہیں تو کھنک جاتے ہیں۔ مگر ہم تو ایک بار بھی نہ کھنکے تھے۔ مجھ سے جو محبت تھی۔ وہ آخر دم تک نبھائی۔ ہمارے بچوں کے آپس میں رشتے ہوئے ایسے میں سو باتیں قدرتاً ہو جاتی ہیں بد مزگی کی۔ اور ہو سکتی تھیں۔ مگر ہمارے ذاتی تعلقات پر کوئی اثر کبھی نہ پڑا۔ نہ انہوں نے نہ میں نے ان رشتوں کو پہلے رشتہ کے درمیان کبھی بھی حائل ہونے دیا۔ حضرت اماں جان کے بعد اور بھی محبت و شفقت خصوصیت سے ان کی جانب سے حاصل رہی۔ (-)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے بہت اور حضرت اماں جان سے بھی خاص تعلق تھا۔ بچپن تھا مگر فطرتی شرم اور جھجک کی وجہ سے ان کے سامنے خاموش ہی رہتی تھیں زیادہ تر۔ بہت کم اس زمانہ میں بات کرتے بڑوں سے میں نے ان کو دیکھا۔ اکثر وقت اپنے کمرے میں گزارتی تھیں۔ اکثر شام کو باہر آنا تو مؤدب ہو کر بیٹھنا اور حضرت بانی سلسلہ کے سامنے بھی دوپٹہ بہت لپیٹ کر اوڑھے رکھنا ان کا طریق تھا۔ جسے پنجابی میں "دوہری بکّل" کہتے ہیں۔ اب لڑکیوں نے شاید یہ طریقہ دیکھا بھی نہ ہو۔ اسی صورت میں دوپٹہ اوڑھ کر صحن میں نکلتی تھیں۔ یہ ایک طرح کا گھر کا پردہ ہی ہوتا ہے حالانکہ اس وقت شروع میں پردہ والا کوئی گھر میں خاص نہ ہوتا تھا۔ بڑے ماموں جان اکثر باہر اور چھوٹے ماموں جان اور دوسرے میرے بھائی تو ابھی چھوٹے لڑکے سے تھے مگر انہوں نے ہمیشہ بہت لحاظ اور شرم کا طریق یکساں ملحوظ رکھا۔ کبھی میں نے ان کو لڑکوں سے بات کرتے نہیں دیکھا۔ مجھے بے شک ہر وقت یعنی جتنا بھی وقت مل سکتا اپنے پاس رکھنے کی کوشش کرتی تھیں۔ لحاظ شرم و حیا اور صبر و رضا ان کی خصوصیات میں سے تھے۔

حضرت (بانی سلسلہ) کی خدمت کی بہت خواہش رہتی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ زیادہ بے تکلف نہ تھیں مگر وضو فرمانے لگتے تو لوٹا اٹھا کر پانی ڈالنے لگتیں۔ غرض اسی طرح چاہتی تھیں کہ کوئی کام کروں۔ گورداسپور میں جب حضرت بانی سلسلہ عدالت میں تشریف لے جاتے تو میرے ساتھ ٹوکرا لگا کر مینا چڑیاں پکڑا کرتی تھیں بہت ہی ذوق شوق سے۔ کہ واپس آئیں گے تو آپ کے لئے شکار کا گوشت تیار رکھیں گے۔ حضرت بانی سلسلہ بھی بہت شفقت فرماتے تھے۔ ایک بار یونہی کسی نے بات اڑا دی تھی کہ میاں (حضرت امام جماعت الثانی) دوسری شادی کریں گے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے سن کر بہت پیار سے بھابی جان کو دلاسا دیا اور فرمایا کہ "میری زندگی میں تم کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔" اس وقت مغرب کا وقت تھا اور آپ وضو فرما رہے تھے۔ اسی صحن میں تھے جو اب دار (-) قادیان میں ام ناصر کا صحن کہلاتا ہے۔ وہ بات پوری ہوئی۔ شادیاں مقدر تھیں ہو کر رہیں مگر حضرت بانی سلسلہ کی زندگی میں یہ تکلیف بھابی جان کو نہیں پہنچی۔

دعاؤں میں بے حد شغف تھا۔ بہت دعائیں کرنے والی تھیں۔ جب میرا پہلا بھتیجا نصیر احمد فوت ہو گیا اور پھر بچہ کافی عرصہ تک نہ ہوا تو چونکہ اب سمجھ اور فکر کا زمانہ آگیا تھا تو انہوں نے اولاد کے لئے بے حد دعائیں کیں۔ ایک بار ایک بات سے رنج پہنچا تو مجھے خود بتایا کہ میں نے تمام شب قریباً رو رو کر خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں اور اسی ماہ میں ناصر احمد کی پیدائش کے آثار ظاہر ہو گئے۔

پھر تو خدا کے فضل سے اوپر تلے اللہ تعالیٰ نے بیٹے بھی دیئے اور بیٹیاں بھی۔ مبارک زندگی تھی مبارک انجام ہوا۔ اللہ تعالیٰ جنت اعلیٰ میں اعلیٰ سے اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔

احباب سے التجاء ہے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی صحت اور زندگی کے لئے خصوصیت سے بے حد دعائیں کریں مجھے فکر ہے خواہ کتنا بھی اعلیٰ درجہ کا صبر ان کو خدا تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے پھر بھی بشریت کا تقاضا ہے کہ اتنے پرانے رفیق کا جدا ہو جانا دل پر اثر انداز ہو۔ خدا کرے کہ ان کی صحت کو دھچکا نہ لگے۔

فقط مبارکہ

اشرف کاہلوں

دفتر الفضل میں آمد

2 جون 1997ء کا دن خاکسار کی زندگی میں یادگار علامت کے طور پر نقوش یاد قائم رکھے گا۔ ربوہ میں ایک اہم میٹنگ میں شمولیت کا پروگرام تھا۔ سوچا کہ میٹنگ کے شروع ہونے میں کافی وقت ہے اس لئے بقیہ وقت کو دینی ضرورتوں کی بجا آوری میں صرف ہونا چاہئے "الفضل" والوں کی طرف سے بھی دعوت تھی کہ ملاقات کا وقت نکال کر دفتر آئیں۔ اب موقعہ تھا کہ صحبت صالحین سے استفادہ کیا جائے اور وعدہ کا ایفا بھی ہو جائے۔ چنانچہ خاکسار نے دفتر "الفضل" کا رخ کیا۔

"الفضل" سے تعلق تو دیرینہ تھا۔ پہلے قاری کی حیثیت سے تھا۔ پھر خدا تعالیٰ کے محض فضل و انعام کے طور پر لکھاری کے طور پر قائم ہو گیا۔ اس دوگونہ تعلق سے ایک قلبی رشتہ اس موقر روزنامہ سے بندھ گیا۔ محترم مسعود احمد صاحب دہلوی کے زمانہ ادارت سے میرا تعلق بطور لکھاری شروع ہوا۔ آپ نے خاکسار کی بہت ہمت افزائی کی۔ حوصلہ دیا اور بحر تحریر میں قدم رکھنے کی ہمت بندھوائی۔ کہاں "الفضل" کا معیار صحافت اور کہاں ایک دیہاتی کی فکری ہمت!

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

والا معاملہ تھا اس شوق سفر میں دعاؤں کو زود اثر دیکھا۔ زبان دانی کا دعویٰ کہاں؟ لغزش فکر و قلم بھی جلوہ گر ہوتی رہی لیکن اس کوچہ میں خاکسار پادر رکاب رہا۔

پھر محترم سیفی صاحب "الفضل" کے مدیر مسئول مقرر ہوئے۔ رسالہ "تحریک جدید" کے حوالہ سے آپ کا اسم گرامی یادوں کے دریچوں سے صورت گر تھا۔ انگریزی زبان پر عبور ہونے کے سبب رسالہ "تحریک جدید" کا انگریزی حصہ خاکسار کی توجہ کا مرکز تھا۔ آسان' قابل فہم اور عالمانہ انداز بیان و تحریر تھا۔ تفہیم انگریزی میں ایک گرانقدر اضافہ تھا۔ اس سے استفادہ کرتا رہا۔ باوجود اس ذہنی رشتہ کے ملاقات کا موقعہ میسر نہ آسکا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ایک زمانہ میں مانیٹرنگ سیل قائم فرمایا تھا۔ اغلباً خیال ہے کہ انگریزی حصہ اعتراضات جمع کرنے کی سعادت محترم سیفی صاحب کے حصہ میں آئی تھی اور آپ اس سیل کے انچارج مقرر ہوئے۔ خاکسار نے بھی اس تحریک میں حصہ لیا اور کچھ مواد محترم سیفی صاحب کی خدمت میں ارسال کیا۔ اس جہت سے بھی ایک علاقہ تعارف پیدا ہو گیا تھا۔ ان غائبانہ تعارفی مواقعوں کے ہوتے ہوئے بھی ہنوز ملاقات کا موقعہ ہاتھ نہ آیا۔ جماعتی رسائل میں شائع کردہ تصاویر میں محترم سیفی صاحب کو موجود پا کر ایک حلیہ شخصیت آئینہ ذہن میں محفوظ تھا اس لئے امسال اراکین مجلس مشاورت کے اعزاز میں جو عشائیہ دیا گیا۔ اس موقعہ پر سر راہے محترم سیفی صاحب سے ملاقات ہو گئی۔ علیک سلیک اور معانقہ کے بعد رسمی تعارف ہوا۔ تو محترم سیفی صاحب نے از راہ شفقت دوبارہ معانقہ کا موقعہ دیا اور وعدہ لیا کہ وقت نکال کر کسی وقت ضرور دفتر "الفضل" آئیں۔

یاد ماضی کے حوالہ سے چند باتیں نوک قلم پر آ گئی ہیں۔ انہیں جملہ معترضہ سمجھ لیجئے یا مضمون کے تسلسل کا حصہ۔ اصل موضوع کی طرف آتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ دفتر "الفضل" میں آنے کی تقریب کا موقعہ نکل آیا تھا اس لئے ایک صاحب سے سائیکل مستعار لی۔ اور کشاں کشاں شوق ملاقات اور تقاضہ ایفائے عہد ہمیں دفتر "الفضل" لے آیا۔ ایک دوست سے محترم سیفی صاحب کے بارہ میں دریافت کیا۔ وہ فرمانے لگے۔ بس آنے ہی والے ہیں۔ دفتر کی راہ لی۔ برآمدہ میں آئے تو سامنے ایک کمرہ میں محترم عبدالستار خان صاحب اور محترم شوق صاحب کو مصروف کار پایا محترم عبدالستار خان صاحب سے بھی تعارف تھا اور محترم شوق صاحب سے بھی اس لئے اس کمرہ میں در آئے۔ انداز ملاقات پرتپاک رہا۔ سلام و آداب و معانقہ کے بعد سلسلہ گفتگو چل نکلا اور "حسد" اور "رشک" کے الفاظ بھی موضوعِ سخن رہے۔ "از سر ربوہ نظر کن در دمشق" مصرعہ مولانا روم پر سرسری بات ہوئی۔ اس اثنا میں محترم سیفی صاحب تشریف لے آئے اور ہر دو احباب سے اجازت لے کر محترم سیفی صاحب کی خدمت میں حاضری دی بڑی شفقت سے پیش آئے۔ خلوص اور محبت ہر ادا سے عیاں تھی۔ میرے سامنے ایک تاریخ ایک کامیاب داعی الی اللہ ایک مشاق ادیب ایک بڑے شاعر' کہنہ مشق صحافی اور بزرگ نشست خاص پر براجمان تھے۔ حوصلہ نہ پڑتا تھا کہ گفتگو کا آغاز کروں؟ اپنی کم علمی اور کم مائیگی کا احساس بھی تھا۔ احترام بزرگی بھی ملحوظ خاطر تھا۔

خدا بھلا کرے محترم سیفی صاحب کا کہ انہوں نے باب گفتگو از خود وا کیا۔ واقعات زندگی جو تاریخ احمدیت کی امانت ہیں ان سے نقاب الٹنا شروع کیا۔ تو مجھے بات کرنے کا حوصلہ ملا۔ متفرق موضوعات زیر گفتگو رہے۔ محترم سیفی صاحب کا تمام کلام حقائق کا آئینہ تھا۔ حقیقتوں کے حسین رنگ نمایاں تھے۔ آپ کی تمام باتیں بصیرت افروز تھیں۔ کن کا ذکر کروں اور کن کو ترک کروں؟ میری بساط فکر بے بس ہے۔ تمام باتیں ہی لائق تحریر ہیں۔ لیکن خوف طوالت کی بنا پر چند کا ذکر کئے دیتا ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ میری تمام تر ترقی اور محنت محض خدا تعالیٰ کے فضل کی مرہون منت ہے۔ اسی ذات حق نے خدمت دین کی توفیق بخشی اور اب بھی اس سے سرفراز کر رہا ہے۔ اس کے فضل کا انسان کو جویا رہنا چاہئے اپنی کسی استعداد'

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلومات عامہ

ولیم شیکسپیئر

ولیم شیکسپیئر (Shakespeare (1616-1564) جان شیکسپیئر اور میری آرڈن کا بیٹا تھا۔ سٹراٹ فورڈ۔ آن۔ ایون میں پیدا ہوا۔ اس کا خاندان مذکورہ مقام میں خاص اہمیت رکھتا تھا۔ کیونکہ جان شیکسپیئر ایک متمول سوداگر تھا۔ ولیم شیکسپیئر کی زندگی کے متعلق وثوق سے بہت کم باتیں معلوم ہیں۔ البتہ اتنا ضرور علم ہے کہ اس نے 1552ء میں این ہاتھ وے سے شادی کی۔ ان کے تین بچے پیدا ہوئے۔ سسانا ہیمٹ اور جوڈتھ جو جڑواں پیدا ہوئے تھے۔

بلا شبہ شیکسپیئر نے بچپن میں ان کمپنیوں کے ناٹک اور ڈرامے دیکھے ہوں گے جو ملک میں گھومتی پھرتی تھیں اور انہوں نے اس کی قوت تخیل پر تازیانہ کا کام کیا ہوگا۔ کیونکہ یہ امر بھی ثابت ہے کہ 1592ء میں وہ لارڈ چیمبر لین کی کمپنی کا ممبر بن گیا جو لنڈن میں سب سے بہتر اور کامیاب سمجھی جاتی تھی۔ یہاں اس کا خاص کام ڈرامے لکھنا تھا جنہیں دوسرے ایکٹر پبلک کے سامنے پیش کرتے تھے۔ اس زمانہ میں انگلستان میں تھیٹر بالکل نئی چیز تھے۔ ڈرامہ نگاروں کو کہانیوں کی تلاش میں تاریخ کی ورق گردانی کرنی پڑتی تھی۔ یا پرانے زمانہ کی ادبیات کا مطالعہ کرنا پڑتا تھا شیکسپیئر اس کام میں مہارت رکھتا تھا۔ دوسرے ڈرامہ نویسوں کی طرح یہ بھی پرانی کہانیوں سے اپنے ڈرامے تیار کرتا تھا لیکن ایسا کرنے میں وہ پرانے کام کو جلا دے کر اس کا حلیہ ہی تبدیل کر دیتا تھا۔ شیکسپیئر ایک پرگو شاعر تھا۔ اور بڑی سرعت سے تصنیف و تالیف کا کام کرتا تھا۔ سال میں تقریباً دو نئے ڈرامے لکھ دینا اس کا معمول تھا۔ ساتھ وہی پہلے لکھے ہوئے ڈراموں پر نظر ثانی بھی کرتا رہتا تھا۔ جلد ہی اس نے مال و زر اور شہرت پر ہردو حاصل کر لئے۔

1597ء میں اس نے سٹراٹ فورڈ میں ایک اچھا مکان خریدا جہاں وہ اپنی زندگی کے آخری ایام بسر کرنے کے لئے 1610ء میں رہنے لگا۔ شیکسپیئر کے ڈراموں میں اور موجودہ زمانہ کے ڈراموں میں بڑا فرق ہے۔ کرسٹو فر مارلو کی طرح شیکسپیئر بھی اپنے ڈراموں کے مکالمے نظم معرّا میں لکھتا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ڈرامے کے مکالموں میں بیساختگی، سادگی اور اصلیت کا عنصر کم ہوتا تھا لیکن اس خامی کا ازالہ منظوم مکالموں کی جذبات نگاری سے ہو جاتا تھا۔

علاوہ ازیں شیکسپیئر کو ایسے سٹیج کے لئے ڈرامے لکھنے پڑے تھے۔ جس پر پردے اور میزیاں نہیں ہوتی تھیں بلکہ یہ ایک چبوترے کی شکل میں ہوتا تھا جس کے تینوں جانب تماشائیوں کی نشستیں ہوتی تھیں۔ چنانچہ اداکاروں کی باتوں ہی سے پتہ چل سکتا تھا کہ کس قسم کا سین ہے اور ظاہر ہے کہ یہ کام بہ نسبت نثر کے نظم بہتر طریقہ سے انجام دے سکتی تھی۔

گو چند سطور میں اس امر کی وضاحت تو نہیں کی جا سکتی کہ شیکسپیئر کو انگریزی ادبیات میں اتنا درجہ کیوں حاصل ہے۔ پھر بھی اس کی چند امتیازی خصوصیات یہ ہیں۔

(1) وہ شاعر پہلے ہے اور ادیب یا ڈرامہ نگار بعد میں ہے۔ اس کے لکھے ہوئے مکالموں میں سے ایسے بے شمار اقتباسات لئے جا سکتے ہیں جو بذات خود اعلیٰ پیمانہ کی معیاری نظمیں ہیں۔

(2) وہ طربیہ نگار Comedian ہے اور اس ضمن میں اس کے بہت سے ڈرامے مشہور زمانہ ہیں۔ تمام انگریزی ڈراموں میں ٹویلوتھ نائٹ Twelfth Night سب سے زیادہ پر لطف اور ایزیو لائک اٹ As you like it سب سے زیادہ شاعرانہ اور تخیلی ڈرامہ ہے۔ اے مڈسمر نائٹس ڈریم A Midsummer Nights Dream) نہایت خوشگوار مزاح اور پریوں کی داستانوں کا نادر مجموعہ ہے۔

(3) اس نے تاریخی ڈرامے بھی لکھے ہیں مثلاً "رچرڈ سیکنڈ" اور "ہنری پنجم" حالانکہ یہ ڈرامے اصلی تاریخی واقعات کے مطابق نہیں ہیں۔ لیکن ان کی وجہ سے انگریز قوم کو اپنے ماضی کا صحیح نقشہ سمجھنے میں بڑی مدد ملی اور گزری ہوئی قوتوں اور شخصیتوں کا مطالعہ کر کے انگریزوں نے اپنے مستقبل کے لئے اچھا خاصہ درس استحکام حاصل کیا۔

(4) اس نے مشہور المیہ ڈرامے Tragedies بھی لکھے ہیں۔ جن کے متعلقہ کرداروں میں ہر رنگ کے انسانی جذبات کی فراوانی ہے۔ اور یہ جذبات نگاری فکر و تخیل کے لئے مثل غذا کے ہے۔ رومیو جولیٹ میں نوجوان عاشق اور اس کی محبوبہ کی مسرتوں اور آلام کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ لیڈی میکبتھ Lady Macbeth میں ایک سنگ دل عورت کے حب جاہ کے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ کنگ لیئر King Lear میں اس نام کے ضعیف العمر انسان کے ٹوٹے ہوئے دل کی ترجمانی کی گئی ہے۔ اینٹونی اور کلیو پیٹرا میں سازش، ساز باز اور پوشیدہ تعلقات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

(5) اس شاعر میں حیرت انگیز طریقہ پر جدت خیال، مضامین اور کرداروں ہردو اعتبار سے پائی جاتی ہے شیکسپیئر کے جو ڈرامے آپ نے پڑھے ہوں یا دیکھے ہوں ذرا ان پر نظر ڈالئے اور اندازہ کیجئے کہ کیا کیا آرائش و زیبائش کے سامان، شاندار وردیاں، تلواریں، قلعے اور لڑائیاں، جہاز اور ان کا غرق ہونا، جامہ زیب امراء اور خواتین، سنجیدہ سپاہی، لڑکوں کے بھیس میں لڑکیاں، دور دراز کے سفر، ریگستانی جزیرے، جادوگرنیاں، اور ان کی خطرناک سازشیں، قاتل اور مقتولین، روحیں اور مردوں کی کھوپڑیاں وغیرہ عناصر اس شاعر نے کمال فن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے رومانی ڈراموں میں مخلوط کئے ہیں۔ اگر کسی شاعر میں مندرجہ بالا گوناگونی اور تنوع محض سطحی طور پر ہی ہو تب بھی وہ بڑا شاعر سمجھا جاتا ہے۔ لیکن شیکسپیئر میں گوناگونی اور جدت خیال کے ساتھ عمق، گہرائی، اور متانت بھی ہے۔

الفضل 2- اپریل 1958ء

ہماری تاریخ

یہ خبر جماعت میں نہایت درجہ خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ صدر مملکت جناب سکندر مرزا نے امسال 23 مارچ کو "یوم جمہوریہ" کے موقعہ پر کارہائے نمایاں سرانجام دینے پر ملک و ملت کی جن نمایاں شخصیتوں کو میڈل اور انعامات عطا کئے ہیں۔ ان میں پاکستان کے نامور و مایہ ناز سائنسدان محترم جناب ڈاکٹر عبدالسلام صاحب پروفیسر امپریل کالج آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لندن کا نام نامی سرفہرست ہے۔ آپ جماعت احمدیہ جھنگ شہر کے پریذیڈنٹ محترم جناب محمد حسین صاحب کے فرزند اکبر ہیں۔ سائنس کے میدان میں آپ کی شہرہ آفاق ریسرچ اور گراں قدر خدمات کے اعتراف کے طور پر صدر مملکت نے آپ کو پریذیڈنٹ میڈل کے علاوہ بیس ہزار روپے کا انعام بھی عطا فرمایا ہے۔ اس موقعہ پر مختلف شعبہ ہائے علوم و فنون میں کارہائے نمایاں سرانجام دینے والی جن نامور شخصیتوں کے لئے مجموعی طور پر ایک لاکھ پانچ ہزار روپے کے انعامات کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس میں سے سب سے زیادہ رقم آپ کے لئے ہی مخصوص کی گئی ہے۔

ادارہ الفضل اس قومی اعزاز پر محترم ڈاکٹر صاحب موصوف آپ کے والد محترم اور دیگر افراد خاندان کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اعزاز کو محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے لئے ہر طرح سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اور آپ کو بیش از پیش دینی و دنیوی ترقیات سے نوازتے ہوئے آپ کو پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر دین حق، ملک و ملت اور عالم انسانیت کی خدمت بجالانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین یارب العالمین۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مبارک مہینہ کے بابرکت ایام میں آپ کی عمرو صحت میں برکت اور بلندی اقبال کے لئے خاص طور پر دعائیں فرمائیں۔

اسی طرح "یوم جمہوریہ" کی تقریب پر محترم جناب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سی ایس پی سابق فنانس سیکرٹری حکومت مغربی پاکستان اور گروپ کیپٹن جناب عبدالحی صاحب ڈائریکٹر آف ٹیکنیکل سروسز کو فرض شناسی حسن کارکردگی اور خدمات جلیلہ کے صلہ میں "تمغہ قائداعظم" درجہ اول کا نمایاں قومی اعزاز عطا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ یہ اعزاز محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اور جناب عبدالحی صاحب کو مبارک کرے۔ اور اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ 3

دین حق کی خدمت میں صرف کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلب صافی کو سچے رویاء و کشوف اور الہامات سے سرفراز فرمایا۔ افسوس کہ آپ بھی دیگر اہل اللہ بزرگوں کی طرح علماء کی مخالفت سے بچ نہ سکے ایک انسان ہونے کے ناطے غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ "المجتهد يخطى و يصيب" مجتہد کبھی غلطی بھی کر جاتا ہے اور آنحضرت ﷺ نے تو فرمایا ہے کہ دیانت داری کے ساتھ فیصلے میں غلطی کرنے والا بھی ایک اجر ضرور پا لیتا ہے۔ مگر اس وجہ سے فتاویٰ تکفیر کی بھرمار اور قید و بند میں ڈلوانا ظلم عظیم ہے۔ اور حضرت ابن عربی کو بھی ان حالات میں سے گزرنا پڑا۔

وفات۔ ابن عربی آخر عمر تک تصنیف و تالیف میں مشغول رہے ان کی وفات ربیع الاول کی 28 ویں تاریخ اور جمعہ کی رات 638ھ بمطابق 16 نومبر 1240ء کو 80 برس کی عمر میں بمقام دمشق قاضی محی الدین محمد ملقب بہ ذکی الدین کے گھر پر ہوئی۔ آپ کو شہر دمشق کے شمال میں کوہ قاسیون کے دامن میں قریہ صالحہ کے مقام پر محی الدین محمد ذکی مذکور کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ سلاطین آل عثمان میں سے جب سلطان سلیم خان شام آیا تو اس نے آپ کے مزار کے پاس ایک مسجد اور مدرسہ بنوالیا اور اس کے لئے بہت سے اوقاف مقرر کئے۔

پیدائش کی غرض یہ ہے کہ تم خدا کی عبادت کرو اور اس کے بن جاؤ

کس قدر ضرورت ہے کہ تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو میں اس لئے بار بار اس ایک امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ (دین حق) اس کو جائز نہیں دکھتا اور رہبانیت دین حق کا منشاء نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

چین میں طوفانی بارشیں

چین کے مختلف علاقوں میں شدید بارشوں اور سیلاب سے 142۔افراد کے ہلاک ہونے اور ہزاروں کے زخمی ہونے کی اطلاعات ملی ہیں۔ سرکاری اطلاعات کے مطابق ہزاروں مکانات گرنے سے 4 ہزار سے زیادہ افراد زخمی اور دو لاکھ ستر ہزار افراد بے گھر ہو گئے۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں کھڑی فصلوں کو دس ارب یوان سے زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ جنوبی صوبے یونگ زی میں سیلاب نے سب سے زیادہ تباہ کاری مچائی ہے۔

چین ایک ترقی یافتہ ملک کے روپ میں ابھر رہا ہے۔ اس کو ایک زبردست اقتصادی طاقت بھی قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن چین آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک بھی ہے۔ رقبے کے اعتبار سے بھی اس کا حصہ بہت وسیع ہے۔ اس لئے اگر چین کے کسی علاقے میں جانوں کا اتلاف ہو تو چین کی مجموعی صورت حال میں وہ غیر اہم بات ہوتی ہے جبکہ ایسی ہی تباہی کسی چھوٹے ملک میں آئے تو اس کا بہت زیادہ نوٹس لیا جاتا ہے۔

قدرتی آفات ایسی چیز ہیں کہ بڑے سے بڑے ترقی یافتہ ممالک بھی اس کے سامنے بے بس ہو جاتے ہیں۔ مغربی ممالک اور امریکہ میں برفانی طوفانوں اور سیلابوں اور زلزلوں سے تباہیاں ہوتی رہتی ہیں اور یہ ساری آفات انسانی زندگی کی بے انتہا ترقی کے باوجود نظام زندگی تلپٹ کر کے رکھ دیتی ہیں۔ پھر یہ بھی ہوتا ہے کہ آفات و مصائب میں انسانی مدد پہنچانی بھی تمام انتظامات کے باوجود' ناممکن یا سخت مشکل ہو جاتی ہے۔ اور انسان اپنی تمام تر ترقیات کے باوجود قدرت کے سامنے بے بس ہی رہتا ہے۔

OOO

چین پر بلیک میلنگ کا الزام

چین اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل میں ووٹ کی طاقت کویت کو اپنے ہتھیار خریدنے پر مجبور کرنے کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ چین عراق کے خلاف لگی ہوئی تجارتی پابندیوں کے حوالے سے کویت کو بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ واشنگٹن کی رپورٹ میں کویت کے اعلیٰ عہدیدار کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ کویت امریکی ہتھیار خریدنا چاہتا ہے۔ لیکن اس سلسلے میں چین کی ناراضگی سے بچنے کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔ کویت 300 ملین ڈالر کے ہتھیار خریدنا چاہتا ہے۔

چین کا رویہ عام طور پر بلیک میلنگ اور مفادات کی جنگ میں قدرے معتدل ہوتا ہے لیکن عالمی سیاست میں اصل جنگ مفادات کی ہوتی ہے اور اس میں اخلاقی قدروں کا خیال نہیں کیا جاتا۔ اس وقت جن ملکوں میں اندرونی طور پر حکمرانوں اور حکمران طبقوں کو اخلاقی حدود کا پابند سمجھا جاتا ہے اور پوری کوشش کرکے قوم ان کے خلاف مہم چلاتی رہتی ہے اور ذرا سی بات پر ان کا سیاسی کیریئر داؤ پر لگ جاتا ہے۔ وہاں بھی جب یہی رہنما اپنے ملک کے مفادات میں کوئی بے اصولی' کوئی بے ایمانی یا کوئی غیر قانونی حرکت کرتے ہیں تو قوم ان کی تمام خرابیوں میں ان کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور ان کی کسی بھی بات پر ان سے تعرض نہیں کرتی۔

شاید یہی عالمی ضابطہ اخلاق ہے۔ جو چین میں بھی رواج پکڑ رہا ہے۔

OOO

طالبان کا قندوز پر قبضہ

طالبان کی قوت کے ملکی قوت بننے کی راہ میں ملکی حالات مزاحم ہوتے رہتے ہیں۔ خانہ جنگی اور لڑائی کا سلسلہ جاری ہے۔ ایک علاقہ طالبان سے چھین لیا جاتا ہے تو دوسرا ان کو واپس مل جاتا ہے۔

اب تازہ خبروں کے مطابق افغانستان میں سرکاری فوج' یعنی طالبان نے' تین اضلاع پر مکمل کنٹرول حاصل کرنے کے بعد پورے صوبہ قندوز پر مکمل عملداری قائم کر لی ہے۔ افغان اسلامک پریس نے یہ اطلاع دیتے ہوئے بتایا ہے کہ مقامی کمانڈروں عبداللطیف ابراہیمی اور صوفی عبدالمنان نے امام صاحب قلعہ زان اور اکتیفا کے اضلاع کا مکمل کنٹرول سنبھال لیا ہے۔ اور یہ علاقہ پرامن طور پر طالبان کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ ان اضلاع پر کنٹرول کے بعد طالبان اور متحارب فوجوں کے درمیان محاذ مشرق کی جانب تخار کی سرحد پر اور مغرب کی جانب سمنگان پر منتقل ہو گیا ہے۔

دوسری طرف طالبان کا مخالف اتحاد بھی سرگرم ہے۔ اس اتحاد نے مزار شریف کو افغانستان کا نیا دارالحکومت بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یعنی افغانستان کے اس حصے کا جن پر طالبان کی مخالف قوتوں کا قبضہ ہے۔ طالبان مخالفین کی اس کوشش کو افغانستان کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کی سازش قرار دے رہے ہیں۔ جبکہ مخالف اتحاد کا کہنا ہے کہ صدر برہان الدین ربانی کو اب بھی افغانستان کا جائز صدر سمجھا جاتا ہے اور عالمی رائے عامہ ان کو صدر سمجھتی ہے۔ اس لئے ان کو ان کے ساتھیوں کو ایک مخصوص ٹھکانے کی ضرورت ہے۔ تاکہ وہ اپنی حکومت کا اظہار کر سکیں اور افغانستان کی طالبان حکومت کو عالمی سطح پر تسلیم کئے جانے میں رکاوٹ بنے رہیں۔

OOO

چین کی امریکہ کو دھمکی

چین اپنے بین الاقوامی معاملات میں جس بات پر سب سے زیادہ حساس ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ تائیوان کو عالمی سطح پر تسلیم نہ کیا جائے۔ چین نے واضح طور پر اپنی اس پالیسی کا اعلان اور نفاذ کر رکھا ہے کہ جو ملک تائیوان کو تسلیم کرے گا وہ چین سے سفارتی تعلقات قائم نہیں رکھ سکتا لہٰذا چین یا تائیوان ایک ہی سے تعلقات رکھے جا سکتے ہیں مغربی دنیا میں جو عموماً چین دشمنی کی پالیسیاں اپناتی ہیں وہ تائیوان کی دشمنی میں چین کے خلاف تائیوان کی حوصلہ افزائی کرتی رہتی ہے۔ انہوں نے باقاعدہ طور پر تو تائیوان کو تسلیم نہیں کیا لیکن چونکہ تائیوان ایک اہم اقتصادی طاقت بن چکا ہے لہٰذا اس کے ساتھ تجارتی اور اقتصادی تعلقات بدستور رکھے جا رہے ہیں۔ یہ معاملہ جب بھی کبھی آگے بڑھنے لگتا ہے چین اس کا سخت نوٹس لے کر معاملے کو واپس دھکیلنے کی کوشش کرتا ہے۔

اس سلسلے کی تازہ خبر یہ ہے کہ چین نے امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ تائیوان کے صدر مسٹر لی چین کوئی کی ویزا کی درخواست مسترد کر دے۔ چین نے خبردار کیا ہے کہ ایسا نہ کرنے کی صورت میں چین اور امریکہ کے تعلقات کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے۔

بیجنگ میں وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ تائیوان کا مسئلہ چین امریکہ تعلقات کا انتہائی حساس اور اہم مسئلہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ویزے کے اجراء سے تائیوان کی آزادی کے حامیوں کو تقویت ملے گی۔ ترجمان نے توقع ظاہر کی ہے کہ امریکی حکومت اپنے وعدوں کا احترام کرے گی۔ اور چین کو دو ٹکڑے کرنے کی غرض سے تائیوانی سیاستدانوں کی سرگرمیوں کی روک تھام کرے گی۔

بقیہ صفحہ 4

محنت اور قویٰ انسانی پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے۔

اپنے زمانہ کے اخباری تراشے بھی آپ نے نہایت سلیقہ مندی سے جمع کر رکھے ہیں۔ جو ایک تاریخ ہیں۔ اور آپ کے علمی ذوق اور شوق کا مظہر۔

ایک بہت ہی خوبصورت بات آپ نے کہی جو مضمون نگاروں کے بارہ میں تھی۔ مضامین کی اشاعت اور عدم اشاعت کا ذکر چھڑا۔ اور وہ وجوہ سامنے آئیں جن کی بنا پر بعض احباب کی کاوش فکر "الفضل" کی زینت نہیں بنتی گو وہ موضوع اور مواد کے لحاظ سے معیاری بھی ہوتی ہیں۔ اغیار کی قدغنوں اور بندشوں کے سبب وہ شائع نہیں ہو سکتی۔ اس حوالہ سے نگارشات کے شائع کرنے پر زور دینا بعید از عقل و قیاس ہے۔

آپ نے بڑے نکتہ کی بات کہی کہ مضمون کا شائع ہونا بہتر ہے یا کہ "الفضل" کا جاری رہنا؟ فی الوقت اور بتقاضائے حالات "الفضل" کا جاری رہنا ہی تمام باتوں سے بہتر اور سود مند ہے۔ کوئی دوست سوچ بھی نہیں سکتا کہ یہ فیض رساں اور نافع الناس پرچہ کسی قانونی قدغن کی آڑ میں بند ہو جائے۔ یہ بھی ایک قربانی ہے جو دوستوں کو بطیب خاطر دینی چاہئے۔

دوران بات چیت محترم سیفی صاحب کی جانب سے چائے معہ لوازم ضروریہ پیش کی گئی۔ اخلاص کی شیرینی نے اسے اور بھی پرمزہ بنا دیا تھا۔ کام اور وقت کی نوعیت کے اعتبار سے اجازت طلب کی تو کہنے لگے۔ ایک روایت کی تکمیل ابھی باقی ہے۔ "الفضل" میں فوٹو سیکشن بھی قائم ہے۔ اس کے لئے تصاویر اتروائی جائیں۔ خاکسار کے لئے یہ بھی بہت بڑا اعزاز تھا۔

کیمرہ منگوایا گیا اور محترم سیفی صاحب کے آفس میں فوٹو لئے گئے۔ ان تصاویر میں خاکسار' محترم سیفی صاحب' اور دیگر اراکین عملہ الفضل شامل ہوئے۔

محترم سیفی صاحب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور اجازت چاہی۔ دیگر احباب سے بھی فرداً فرداً سلام ہوئی اور سالماً بازگشت سے رخصت ہوئے۔

اس قیام کے دوران جو دوسری باتیں دیکھیں ان کا تذکرہ بھی مفید رہے گا۔ گو دفتر "الفضل" کا ایک حصہ دیکھا۔ چونکہ یہ مرکزی حصہ تھا۔ تمام چشموں کی روانی ایک ہی ساگر کی جانب تھی۔ اس لئے مجموعی تاثر خوشکن ہی ابھرتا ہے۔ احباب میں متانت نظر آئی۔ اپنے کام میں خوب ڈوبے ہوئے بلکہ غوطہ زن تھے۔ کام کی باتیں۔ علمی گفتگو' وقت کی قدر کا احساس' بڑوں کا احترام' اطاعت دعاؤں کا باہمی تبادلہ' نیک خواہشات کا اظہار۔ چہروں پر بشاشت مسکراہٹیں' اور باہمی اخلاص و پیار کی فضا جو ماحول کو جنت نظیر بنا رہی تھی۔ دل تھا کہ اٹھنے کو نہ چاہے۔ پرسکون ماحول۔ جو امامت کی برکات کا کھلا ثبوت عاجزی' انکساری کے روزن سے بکھرتی کرنیں دفتر کے حسن و جمال کو جلادے رہی تھیں۔ ماحول یہ بن رہا تھا۔ بلفظی تغیر

دل لوٹ کے آتا ہے دل لوٹ بھی جاتا ہے

لجنہ اماءاللہ اور تحریک جدید

O بفضل خدا ویسے تو ساری ذیلی تنظیمیں تحریک جدید سے تعاون کرتی ہیں لیکن لجنہ اس لحاظ سے منفرد مقام رکھتی ہے کہ یہ اپنی مساعی کے سلسلہ میں معین اعداد و شمار سے مرکز کو باخبر رکھتی ہیں لجنہ فیصل آباد نے یکصد بہنوں کی فہرست بھجوائی ہے جن میں 40 معاونات خصوصی صف اول اور 60 صف دوم میں شامل ہیں۔

لجنہ ربوہ نے بھی اپنی قابل احترم صدر صاحبہ کی اپیل پر معاونات خصوصی پر خصوصی توجہ مرکوز کر رکھی ہے اور 28 حلقہ جات سے 932 بہنوں کے اسماء بھجوائے ہیں۔ جن میں 218 صف اول کی اور 514 صف دوم کی ہیں نیز 171 اطفال و ناصرات کے نام بھجوائے ہیں جنہوں نے 100 روپے یا اس سے زائد کا وعدہ کیا ہے۔ ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ دیگر لجنات بلکہ دیگر ذیلی تنظیموں سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی تحریک جدید کی طرف بھرپور توجہ فرمائیں اور اس صدقہ جاریہ کے ثواب سے بہرہ ور ہوں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم منشی مبشر احمد صاحب اور ان کی اہلیہ بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ نیز ان کی ہمشیرہ صاحبہ لاہور میں بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محمد رافق طیب صاحب ابن مکرم محمد عاشق صاحب سابق کارکن دفتر محاسب بعارضہ قلب فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ اب یرقان اور بخار کی تکلیف بھی ہو گئی ہے۔ احباب سے مکمل صحت یابی اور جملہ پیچیدگیوں سے نجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ ناروے سے مکرمہ نظیر بانو صاحبہ بیگم خواجہ محمد امین صاحب بٹ سابق امیر جماعت نے اطلاع دی ہے کہ خواجہ محمد امین صاحب کافی عرصہ سے دل کے عارضے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اب پہلے سے بہتر ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم انوار رسول شیخ صاحب ولد سردار محمد شیخ صاحب مورخہ 97-7-10 کو انتقال فرما گئے۔ اگلے دن مورخہ 97-7-11 بروز جمعہ احمدیہ ہال کراچی میں مکرم مربی صاحب نے ان کا جنازہ پڑھایا۔ موصوف کی اہلیہ صاحبہ (محترم محمد رمضان صاحب آف فجی کی بیٹی تھیں) جو جماعت احمدیہ فجی کے پہلے امیر تھے۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

نمایاں کامیابی

○ مکرم ڈاکٹر عبدالقادر صاحب بھٹی گوجرانوالہ لکھتے ہیں۔ میری پوتی فوزیہ بھٹی بنت عزیزم عبدالسنان صاحب بھٹی الیکٹریکل انجینئر اسلام آباد نے ہومیو پیتھک (DHMS) کے فائنل امتحان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے پاکستان میں پانچویں اور اپنے کالج میں دوسری پوزیشن لے کر کامیابی حاصل کی ہے احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ عزیزہ کو زیادہ سے زیادہ خدمت خلق کی توفیق دے۔

گمشدہ تھیلا

○ سفید رنگ کا پلاسٹک کا تھیلا جس میں ضروری کاغذات اور مبلغ 430 یا 435 روپے کی رقم بھی موجود تھی۔ غلہ منڈی سے گولبازار کے راستہ میں کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو محترم صدر عمومی صاحب کے دفتر پہنچا دیں۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم محمد رشید اختر صاحب بابت ترکہ مکرم علم الدین صاحب)

مکرم محمد رشید اختر صاحب ولد علم الدین صاحب ساکن ہارون آباد ضلع بہاولنگر نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ للہذا قطعہ نمبر 19/5 دارالصدر غربی ربوہ کل رقبہ دو کنال میں سے ان کا حصہ ایک کنال ہے۔ جو ان کے ورثاء مکرم محمد رشید اختر، مکرم ایم مجید امجد صاحب، مکرم محمد رفیق صاحب اور مکرم محمد جاوید اقبال صاحب کے نام برابر برابر منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء میں سے کسی کو بھی اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ مکرم محمد اقبال جاوید صاحب (پسر) فوت شد ان کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

I۔ محترمہ خالدہ نسرین صاحبہ (دختر)

II۔ مکرم محمد جاوید اقبال صاحب (پسر)

III۔ مکرم محمد خالد اقبال صاحب (پسر)

2۔ مکرم محمد رشید اختر صاحب (پسر)

3۔ مکرم ایم مجید امجد صاحب (پسر)

4۔ مکرم محمد رفیق صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

○ (مکرم طاہر محمود صاحب بابت ترکہ مکرم ولایت خان صاحب)

مکرم طاہر محمود صاحب آف چک L-12/105 تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال (حال ربوہ گڈز اڈہ لاریاں (بس سٹینڈ) ربوہ) نے اطلاع دی ہے کہ ان کے ولد مکرم راجہ ولایت خان صاحب ولد راجہ حاضر خان صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ اور درخواست کی ہے کہ ان کا قطعہ نمبر 18/23 دارالرحمت شرقی ربوہ میں 10 مرلے ہے (اس قطعہ کا کل رقبہ ایک کنال ہے) یہ قطعہ جملہ ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ شکیلہ بی بی صاحبہ (بیوہ)

2۔ محترمہ نصرت پروین صاحبہ (دختر)

3۔ مکرم طاہر محمود صاحب (پسر)

4۔ مکرم زبیر احمد صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 21۔جولائی 1997ء

12-00 رات۔ اردو کلاس۔
1-00 بیت بازی۔ ربوہ بمقابلہ کراچی
1-30 درس کلام الٰہی (نمبر8) (1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن
3-30 چینی زبان سیکھیے
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام
4-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ چلڈرنز ورکشاپ نمبر7
5-00 لقاء مع العرب
6-00 اراونڈی دی گلوب مستقبل کی خلائی شٹل ٹرانسپورٹ حصہ دوئم
7-00 اردو کلاس
8-00 چینی زبان سیکھیے
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ چلڈرنز ورکشاپ نمبر7
11-00 درس کلام الٰہی (نمبر8) (1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن
12-30 بیت بازی ربوہ بمقابلہ کراچی
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس باسکٹ بال میچ حیدرآباد بمقابلہ ربوہ
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔ خبریں
4-30 نارویجن زبان سیکھیے
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 بنگالی پروگرام
7-00 ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 ترکی پروگرام۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
11-00 جرمن پروگرام

بقیہ صفحہ 1

سے نہیں رکھ سکتا۔ یہ نظریں جو ہیں یہ نظر پھیرنا اور ہے اور عفو کی نظریں پھیرنا بالکل اور ہے۔ پس چونکہ معانی ملتے ہیں اس لئے ترجمہ کرنے والے زیادہ باریکی میں اگر نہ جائیں تو ایک ہی جیسا ترجمہ کر دیتے ہیں جو درست نہیں ہے۔

عفو میں نظرانداز کرنا، درگزر کے ان معنوں میں کہ گویا کوئی واقعہ نہیں ہوا، آپ دیکھ رہے ہیں اپنے حوصلے کی وجہ سے اسے برداشت کر رہے ہیں

(از خطبہ 6۔دسمبر 1996ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن حضرت صاحب کے ساتھ روزانہ پروگرام

روزانہ

لقاء مع العرب اور اردو کلاس

پیر اور جمعرات

ہومیو پیتھی کلاس

منگل اور بدھ

ترجمہ کلام الٰہی کلاس
خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ پرانا

جمعہ

خطبہ (لائیو)
ملاقات اردو بولنے والے احباب کے ساتھ

ہفتہ

چلڈرنز کلاس
مجلس سوال و جواب (پرانا)

اتوار

ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ
مجلس سوال و جواب (نیا)
درس کلام الٰہی

مال کو بڑھانے کا نسخہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

اگر روزمرہ کا جینا بھی مشکل ہے تو اس مشکل میں اس حساب سے ذرا سا اضافہ خدا کی خاطر کر لو اور وہ مشکلات اس خرچ کی برکت سے دور ہو نگی پس یہ بہت ہی عظیم نسخہ ہے غربت دور کرنے کے لئے کہ وہ لوگ جو خود غریب ہوں خدا کی راہ میں جب وہ خرچ کرتے ہیں تو ان کا مال کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھ جاتا ہے۔

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں
زرعی و سکنی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی
خرید و فروخت کیلئے رجوع کریں
برادرز اسٹیٹ ایجنسی
8۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 19 جولائی-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 33 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

○ مسٹر کے۔ آر۔ نارائن کو بھارت کا صدر منتخب کر لیا گیا ہے۔ 75 سالہ مسٹر نارائن کو 1992ء میں بھارت کے نائب صدر کے عہدے کے لئے منتخب کیا گیا۔ بھارت کی تاریخ میں وہ نچلی ذات کے پہلے صدر ہوں گے۔ انہیں بھارت کے حکمران اتحاد کی حمایت حاصل تھی۔ جبکہ ان کے مدمقابل سابق چیف الیکشن کمشنر ٹی این سیشن شیو سینا کی طرف سے امیدوار تھے۔ نئے صدر شنکر دیال شرما جو کہ موجودہ صدر ہیں کی جگہ لیں گے۔ مسٹر شرما کی مدت صدارت 24 جولائی کو پوری ہو رہی ہے۔ مسٹر کے۔ آر۔ نارائن لندن سکول آف اکنامکس کے تعلیم یافتہ ہیں اور بھارت کی طرف سے کئی ملکوں میں سفیر رہ چکے ہیں۔ اس انتخاب میں پانچ ہزار ووٹروں نے حصہ لیا۔

○ ضیاء فاؤنڈیشن کے مرکزی چیئرمین محمد اعجاز الحق ایم۔ این۔ اے نے کہا ہے کہ وہ نواز شریف کے ساتھ ہیں اور کوئی نئی جماعت بنانے کا ان کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی ان کا وزیر اعظم سے کسی قسم کا اختلاف ہے انہوں نے کہا کہ ضیاء فاؤنڈیشن کو زندہ رکھنا ان کا فرض ہے۔ انہوں نے یہ باتیں بہاول پور ڈویژن کے ماڈل ٹاؤن کے پرائمری یونٹ کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔

○ پنجاب حکومت نے ترقیاتی بجٹ میں 5ء7 فی صد کی کمی کر دی ہے۔ پنجاب حکومت نے کٹوتی کا یہ فیصلہ بجٹ منظور ہونے کے ایک ماہ بعد کفایت شعاری کے نام پر کیا ہے۔ ترقیاتی بجٹ میں کمی صوبائی بجٹ خسارے سے نبٹنے کے لئے کرنی پڑ رہی ہے۔ بہرحال ترقیاتی اخراجات میں کمی سے صوبے میں ترقیاتی کام متاثر ہوں گے۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے صوبائی بجٹ میں بھی ترقیاتی منصوبوں کے لئے خرچ کی جانے والی رقم میں کوئی قابل قدر اضافہ نہیں کیا گیا تھا۔

○ امریکی سینیٹ نے اتفاق رائے سے غیر ملکی امدادی بل میں ایک ترمیم کی منظوری دی ہے جس کی رو سے پاکستان سے اقتصادی اور فوجی شعبوں میں محدود تعاون بحال کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس بل کے پاس ہونے کے نتیجہ میں امریکی اوورسیز انوسٹمنٹ کارپوریشن پاکستان میں کام کرنے والی امریکی کمپنیوں میں سرمایہ لگا سکے گی۔ اس کے علاوہ پاکستانی فوجی افسروں کو امریکہ میں عالمی فوجی تعلیمی و تربیتی نظام میں شرکت کا موقعہ مل سکے گا۔ پاکستان کی برآمدات کے فروغ کے لئے ٹریڈ اینڈ ڈویلپمنٹ ایجنسی کے لئے فنڈز دینے کی اجازت ہوگی۔ اس کے علاوہ اس نئی ترمیم کے تحت پاکستان میں جمہوری اداروں کی ترقی اور فروغ کی سرگرمیوں کے لئے امریکی امداد کا راستہ بھی کھل گیا ہے۔ سینٹ کے تین ڈیموکریٹ اور ایک ری پبلکن ارکان کی پیش کردہ ترمیم کی کسی سینیٹر نے مخالفت نہیں کی اور اس طرح یہ ترمیم اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔

○ وزیر تجارت اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ بھارت سے چودہ اشیاء کی درآمد کی اجازت دے کر کشمیری مجاہدین کو کوئی غلط سگنل نہیں دیا گیا۔ بلکہ سارک اور ڈبلیو ٹی او سمجھوتوں کے تحت ایسا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا اس سے نہ بھارت کو انتہائی پسندیدہ ملک قرار دینے کا راستہ ہموار ہوتا ہے اور نہ اسے یہ حیثیت دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم بھارت سے تجارت کے پابند ہیں اور نیز خام مال کی درآمد سے ملکی صنعت فائدہ اٹھائے گی۔ انہوں نے یہ باتیں ایک پریس کانفرنس کے دوران کہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہماری اصلاحات سے 250 بند صنعتی یونٹ کھل گئے ہیں اور 99-98 کے دوران پاکستانی برآمدات کے میدان میں جست لگا کر ایشیائی ٹائیگر بننے کی راہ ہموار ہو سکے گی۔ انہوں نے بتایا کہ سونے اور چاندی کی درآمد جو کرنا چاہے اسے اجازت مل جائے گی اور اس کے لئے ہم اپنا زر مبادلہ استعمال کریں گے۔

○ سابق سینئر پولیس افسر شعیب سڈل کو سندھ ہائی کورٹ کے حکم پر رہا کر دیا گیا۔ ہائی کورٹ نے ان کی نظر بندی کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا جس پر ان کی رہائی عمل میں آئی۔

○ ایران کے نائب وزیر خارجہ ڈاکٹر علاو الدین بروجردی۔ نے اسلام آباد پہنچنے پر کہا ہے کہ افغانستان کے داخلی معاملات میں بیرونی مداخلت بند ہونی چاہئے۔ اور افغان لیڈروں کو اپنا بحران خود ہی حل کرنا چاہئے انہوں نے کہا کہ افغانستان میں قیام امن سے نہ صرف علاقائی بلکہ بین الاقوامی سلامتی کو بھی تقویت ملے گی۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ؍۳۰، ۶۰ گرام ؍۹۰، ۱۰۰ گرام ؍۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
؍۲۵۰
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

جرمن، لوکل اور کیوریٹو ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز پوٹنسیاں، چھوٹی درمیانی اور بڑی طاقتوں میں بائیوکیمک ادویات، سادہ گولیاں ٹکیاں شوگر آف ملک خالی ڈبیاں، ڈراپرز اور ہومیوپیتھک کتب نیز ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب کی ایجاد کردہ تمام ادویات، کیورز اور کورسز وغیرہ کے متعلق "ہیلتھ پیکج" لٹریچر مع کیوریٹو تشخیص فارم CDF ؍۱۵ روپے میں ہمارے سٹاکسٹوں سے حاصل کریں
کیوریٹو انٹرنیشنل ربوہ
فون سیلز 211283 کلینک 771 211054
فیکس 212299

میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے بعد
پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور
کے انقلابی پروگرامز ایک روشن مستقبل کی ضمانت کے ساتھ
DBA
ڈپلومہ ان بزنس ایڈمنسٹریشن
میٹرک پاس طلباء و طالبات کے لئے انٹرمیڈیٹ کی سطح کا یہ دو سالہ پروگرام کامرس، بزنس اور کمپیوٹر سائنسز کے جدید مضامین پر مشتمل ہے۔ جس کو حکومت پاکستان کے محکمہ تعلیم نے انٹرمیڈیٹ کے مساوی قرار دیا ہے D.B.A/B.C.S/B.B.A/B.Com کے بعد تمام سرکاری / غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں B.Sc/B.A. میں داخلہ لیا جا سکتا ہے۔
DCS
ڈپلومہ ان کمپیوٹر سائنسز
انٹرمیڈیٹ پاس طلباء و طالبات کے لئے کمپیوٹر سائنسز کے جدید علوم پر مشتمل یہ ایک سالہ پروگرام ہے جو آپ کے لئے آپ کی پیشہ وارانہ زندگی میں ایک بہترین مستقبل کی ضمانت ثابت ہو سکتا ہے۔
(اس پروگرام میں انٹر کے نتائج کا انتظار کرنے والے سٹوڈنٹس بھی مشروط داخلے کے اہل ہیں)
DBA اور DCS پروگرامز کا امتحان پنجاب ٹیکنیکل بورڈ لیتا ہے اور کامیاب طلباء و طالبات کو ڈپلومہ بھی بورڈ ہی جاری کرتا ہے۔ لاہور کالج میں DBA سیشن 99-1997ء اور DCS (سیشن جولائی 97ء تا جون 98ء) کے لئے داخلے جاری ہیں۔
Further Enquiries are Welcomed By:
Waseem Ahmad (Principal Lccms/Member Technical Board)
لاہور کالج آف کمپیوٹر اینڈ مینجمنٹ سائنسز لاہور
Offices Open : 8 am to 8 pm
19 ایل گلبرگ III نزد ماڈل ٹاؤن موڑ فیروز پور روڈ۔ لاہور Phone:(042)5863696
1۔ دربار مارکیٹ چوک داتا دربار لاہور (حبیب بینک کے اوپر) Phone:(042)7246482

بچت بچت اور مزید بچت
ہم نے اپنے کرم فرماؤں کیلئے ایک دفعہ پھر بچت سیل شروع کی ہے۔
تقریباً ۵۰۰ نئے رنگوں میں ڈبل جارجٹ اور اوپل نیٹ جارجٹ جاپانی نمبر 1 کوالٹی گارنٹی کے ساتھ صرف ؍Rs 300
تائیوان صرف ؍Rs 275
یہ پیشکش صرف چند ہفتوں کیلئے ہے
باجوہ کلاتھ سٹورز گولبازار ربوہ
فون: 568

ربوہ کے مرکز میں طاہر ہوسٹل (بیت الاقصیٰ) عقب، بیت راجیکی شکور پارک کے سرسبز اور پُرامن ماحول میں واقع
خالد ہسپتال
رہائش اور ہسپتال کی مکمل سہولیات اور ضروریات خرید کرنے یا Contract پر حاصل کرنے کا سنہری موقعہ۔
½ ۲ کنال پر محیط، ۱۵ مرلہ پر باغیچہ تمام اے کلاس جدید کنسٹرکشن، ساہیوال روڈ اور دارالرحمت شرقی سے پختہ سڑکوں کے ذریعے لنک۔ فوری رابطہ کیلئے
مندرجہ ذیل فون نمبرز 212034 213234
یا ڈاک کے ذریعے
23۔ شکور پارک ربوہ سے رابطہ کریں
★